۱۰ قطعات

پہلی بات : غزل یا قصیدے میں جب کوئی شاعرانہ خیال دو یا دو سے زیادہ شعروں میں ادا کیا جاتا ہے تو ایسے شعروں کے مجموعے کو قطعہ کہتے ہیں۔ اگر یہ غزل یا قصیدے ہی میں ہوں تو انھیں قطعہ بند اشعار بھی کہا جاتا ہے۔ آج کل غزل یا قصیدے میں ایسے مسلسل اشعار نظم نہیں کیے جاتے۔ شاعر الگ سے دو یا زیادہ شعروں میں کوئی مسلسل مضمون نظم کرے تو اسے 'قطعہ' کہتے ہیں۔ یہ غزل یا قصیدے کی طرح قافیوں/ ردیفوں کی پابندی سے کہے جاتے ہیں مگر ان میں مطلع ہونا ضروری نہیں (ہو بھی سکتا ہے)۔

اُردو شاعری میں قطعہ بہت مقبول رہا ہے۔ بہت سے شاعروں نے صرف قطعات لکھ کر شہرت حاصل کی ہے جیسے اخترؔ انصاری، نریش کمار شادؔ وغیرہ۔ آج کل مشاعروں میں زیادہ تر شعرا اپنا کلام سنانے سے پہلے دو چار قطعات ضرور سناتے ہیں۔ اس سے قطعے کی مقبولیت کا اندازہ ہوتا ہے۔

ذوقؔ دہلوی

جان پہچان : شیخ محمد ابراہیم ذوقؔ ۲۲ر اگست ۱۷۹۰ء کو دہلی میں پیدا ہوئے۔ انھیں آخری مغل تاجدار بہادر شاہ ظفر کے استاد ہونے کا شرف حاصل تھا۔ بادشاہ نے انھیں 'ملک الشعرا' اور 'خاقانی ہند' کے خطابات سے نوازا تھا۔ ذوقؔ بنیادی طور پر قصیدے کے شاعر ہیں۔ سوداؔ کے بعد وہ اُردو کے سب سے بڑے قصیدہ نگار مانے جاتے ہیں۔ ۱۶ر نومبر ۱۸۵۴ء کو دہلی میں ان کا انتقال ہوا۔

تو بھلا ہے تو بُرا ہو نہیں سکتا اے ذوقؔ — ہے برا وہ ہی کہ جو تجھ کو برا جانتا ہے
اور اگر تو ہی برا ہے تو وہ سچ کہتا ہے — کیوں برا کہنے سے تو اُس کے برا مانتا ہے

وحیدالدین سلیمؔ

جان پہچان : مولوی وحیدالدین سلیمؔ ۱۸۶۹ء میں پانی پت میں پیدا ہوئے۔ ابتدائی تعلیم انھوں نے پانی پت میں حاصل کی۔ پھر لاہور میں تعلیم مکمل کرکے وہیں مشرقی زبانوں کے استاد ہو گئے۔ ۱۸۹۴ء میں سرسیّد کے بلاوے پر وہ علی گڑھ آئے جہاں انھوں نے 'انجمن مترجمین' قائم کی۔ حیدرآباد میں جب عثمانیہ یونیورسٹی کا قیام ہوا تو مولوی سلیمؔ اس کے دارالترجمہ میں ترجمہ کمیٹی کے سربراہ مقرر ہوئے۔ یہاں انھوں نے اُردو کی اصطلاحوں پر بہت اہم کام کیے۔ 'افاداتِ سلیمؔ، افکارِ سلیمؔ' اور 'وضعِ اصطلاحات' ان کی تصانیف ہیں۔ آخری زمانے میں صحت کی خرابی کے سبب وہ ملیح آباد چلے گئے اور ۱۹۲۷ء میں وہیں ان کا انتقال ہوا۔

کیا لے گا خاک، مردۂ افتادہ بن کے تو — طوفان بن کہ ہے تری فطرت میں انقلاب
کیوں ٹمٹمائے کرمکِ شب تاب کی طرح — بن سکتا ہے تو اوجِ فلک پر اگر شہاب
وہ خاک ہو کہ جس سے گلے ریزہ ہائے زر — وہ سنگ بن کہ جس سے نکلتے ہیں لعلِ ناب
چڑیوں کی طرح دانے پہ گرتا ہے کس لیے — پرواز رکھ بلند کہ تو بن سکے عقاب

وہ چشمہ بن کہ جس سے ہوں سرسبز کھیتیاں
رہرو کو تو فریب نہ دے صورتِ سراب

اخترؔ انصاری

جان پہچان : اخترؔ انصاری یکم اکتوبر ۱۹۰۹ء میں بدایوں (یوپی) میں پیدا ہوئے۔ ان کی زندگی کا زیادہ تر حصہ دہلی میں گزرا۔ انھوں نے ۱۹۲۸ء میں شاعری کا آغاز کیا۔ اس زمانے کے عام رواج کے برخلاف غزل کی بجائے رباعی اور قطعہ نگاری کو اپنی توجہ کا مرکز بنایا اور اپنی شناخت قائم کی۔ ان کے شعری مجموعے 'خوناب' سے ان کی قوتِ تخیل کا اندازہ ہوتا ہے۔ ان کے قطعات میں اس صنف کی تمام تر خوبیاں فکری اور فنی پہلوؤں کے ساتھ اُجاگر ہیں۔ ۶/اکتوبر ۱۹۸۸ء کو علی گڑھ میں انتقال ہوا۔

قدم آہستہ رکھ کہ ممکن ہے　　کوئی کونپل زمیں سے پھوٹتی ہو
یا کسی پھول کی کلی سرِ دست　　مزے خوابِ عدم کے لوٹتی ہو

ساحرؔ لدھیانوی

جان پہچان : ساحرؔ لدھیانوی کا اصل نام عبدالحئی تھا۔ ۸/ مارچ ۱۹۲۱ء کو لدھیانہ (پنجاب) میں پیدا ہوئے۔ انھوں نے فلموں میں ایک نغمہ نگار کی حیثیت سے مقبولیت حاصل کی۔ ساحرؔ ترقی پسند تحریک سے بھی وابستہ تھے۔ 'پرچھائیاں'، 'تلخیاں' اور 'گاتا جائے بنجارہ' ان کی غزلوں اور نظموں کے مجموعے ہیں۔ ۲۵/ اکتوبر ۱۹۸۰ء کو ممبئی میں انتقال ہوا۔

نہ منہ چھپا کے جیے ہم، نہ سر جھکا کے جیے　　ستمگروں کی نظر سے نظر ملا کے جیے
اب ایک رات اگر کم جیے تو کم ہی سہی　　یہی بہت ہے کہ ہم مشعلیں جلا کے جیے

عبدالحمید عدمؔ

جان پہچان : سیّد عبدالحمید عدمؔ ۱۰/ اپریل ۱۹۱۰ء کو تلونڈی موسیٰ خان، گوجراں والا (پاکستان) میں پیدا ہوئے۔ انھوں نے ابتدائی تعلیم گھر پر ہی حاصل کی۔ دوسری جنگِ عظیم تک انھوں نے فوج میں ملازمت کی۔ عبدالحمید عدمؔ کی شاعری اپنے رومانی اور منفرد انداز کے سبب بہت مقبول ہوئی۔ 'نقشِ دوام'، 'خمِ ابرو'، 'ساز وصدف'، 'رمِ آہو'، 'بربط و جام' ان کے شعری مجموعے ہیں۔ ۱۰/ مارچ ۱۹۸۱ء کو لاہور میں انتقال ہوا۔

ساحل پہ اک تھکے ہوئے جوگی کی بنسری　　تلقین کر رہی ہے کنارا ہے زندگی
طوفان میں سفینۂ ہستی کو چھوڑ کر　　ملّاح گا رہا ہے کہ دریا ہے زندگی

6U3NVS

معنی و اشارات

مردۂ اُفتادہ	-	پڑا ہوا مردہ
کرمکِ شب تاب	-	جگنو
اوجِ فلک	-	آسمان کی بلندی
شہاب	-	ستارہ
ریزہ ہائے زر	-	سونے کے ذرّات
صورتِ سراب	-	سراب کی طرح
خوابِ عدم کے مزے لوٹنا	-	مرادوجود میں نہ آنا، عدم کی نیند میں مست ہونا

مشق

قطعہ نمبر۱

* قطعہ میں 'تو' سے مراد..................ہے۔

(i) سامع (ii) شاعر

(iii) پڑھنے والا (iv) پڑھانے والا

* شاعر کی نصیحت کو اپنے الفاظ میں بیان کیجیے۔
* ردیف اور قافیے کو الگ کیجیے۔

قطعہ نمبر۲

* وحیدالدین سلیم کے اس قطعے کا خلاصہ اپنے الفاظ میں لکھیے۔
* اس قطعے میں شبِ تاب، اوجِ فلک، لالۂ ناب اور صورتِ سراب کی طرح ایک اور ترکیب موجود ہے۔ اسے تلاش کر کے لکھیے۔

قطعہ نمبر۳

* 'قدم آہستہ رکھ' اس فقرے کی وضاحت کیجیے۔
* قطعے کے مرکزی خیال کو اپنے الفاظ میں بیان کیجیے۔

قطعہ نمبر۴

* غیر متعلقہ ناموں کو الگ کیجیے۔

ان میں سے کون سا ساحر کا شعری مجموعہ نہیں ہے؟

(i) پرچھائیاں (ii) تلخیاں

(iii) گاتا جائے بنجارہ (iv) مشعل

* منہ چھپا کے اور سر جھکا کے جینے کا مطلب لکھیے۔
* ستمگروں کی نظر سے نظر ملا کے جینے کو واضح کیجیے۔

قطعہ نمبر۵

* قطعے میں مذکور زندگی کے روپ کو بیان کیجیے۔
* قطعے سے دو ہم معنی الفاظ اور دو متضاد الفاظ لکھیے۔
* پہلے اور دوسرے شعر کے بنیادی فرق کو بیان کیجیے۔
* چند قطعات تلاش کر کے اپنی بیاض میں لکھیے۔

انفارمیشن ٹکنالوجی

جب ہم 'انفارمیشن ٹکنالوجی' (IT) کا لفظ استعمال کرتے ہیں تو ہمارے ذہن میں فوراً ہی کمپیوٹر اور انٹرنیٹ کا خیال آتا ہے۔ انفارمیشن ٹکنالوجی (جسے اُردو میں 'اطلاعاتی تکنیک' کہتے ہیں) ایک وسیع تاریخی پس منظر رکھتی ہے۔ اس نظام میں کمپیوٹر کے سافٹ ویئر اور ہارڈ ویئر کے ساتھ ڈاٹا، تصاویر، آواز وغیرہ کو انٹرنیٹ سے مربوط کیا جاتا ہے۔ اس کے پیش نظر انفارمیشن ٹکنالوجی کی تعریف ان لفظوں میں کی جاسکتی ہے –

"اطلاعات کو محفوظ کرنے، بھیجنے، وصول کرنے، ان کا تعامل (پروسیسنگ) اور انھیں پیش کرنے کے لیے استعمال ہونے والی ٹکنالوجی کو انفارمیشن ٹکنالوجی کہا جاتا ہے۔"

آج کے دور میں جب ہم انفارمیشن ٹکنالوجی کا تذکرہ کرتے ہیں تو کمپیوٹر کا نام زبان پر لائے بغیر نہیں رہ سکتے۔ کمپیوٹر کی روز بروز بڑھتی ہوئی ترسیلی رفتار نے بہت سے ایسے کام ممکن کر دِکھائے ہیں جو اس سے پہلے یا تو ناممکن تھے یا پھر اتنے زیادہ مشکل تھے کہ انھیں کوئی انجام دینے کے بارے میں سوچنے کی ہمت بھی نہیں کرتا تھا۔

کمپیوٹر سائنس وہ علم ہے جس میں کمپیوٹر کے مختلف تکنیکی پہلوؤں کا احاطہ کیا جاتا ہے جیسے کمپیوٹر کا ڈیزائن (ساخت)، کمپیوٹر کے کام کرنے کا طریقہ یعنی کمپیوٹر میں ہونے والا حساب کتاب، ڈاٹا پروسیسنگ اور سسٹم کنٹرول وغیرہ۔

یوں تو کمپیوٹر سائنس کا بیشتر حصہ سافٹ ویئر ڈیزائننگ اور ان کے کام کرنے کے طریقۂ کار کو سمجھنے سے تعلق رکھتا ہے لیکن کئی مواقع پر ہارڈ ویئر کا شعبہ بھی کمپیوٹر سائنس کے تحت آتا ہے۔ خصوصاً ایک موقع پر جہاں کسی سافٹ ویئر اور ہارڈ ویئر میں باہمی تعلق پیدا کرنا مقصود ہو۔ مثال کے طور پر پرنٹر، مانیٹر، مدر بورڈ، لین کارڈ، گرافک کارڈ وغیرہ کے لیے مخصوص سافٹ ویئرز تیار کرنے میں۔ ان آلات کو ڈرائیورز بھی کہا جاتا ہے۔